محمد تہامی بشر علوی

مقصد و ضرورت

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رمضان میں پیٹ اور نفس کی جائز خواہشات سے بھی رکے رہنے کے دو مقاصد ہم سمجھ چکے: ایک تو یہ کہ ہمیں اس میں صبر کی کیفیت حاصل کرنی ہے اور صبر کے حصول کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں زندگی میں ہمیشہ مثبت رویہ اپنانے اور اس کا انعام پانے میں آسانی ہو۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ ہمارے اندر خود غرضی کے بجاے ایک مومنانہ احساس پیدا ہو۔ مومنانہ احساس سے مراد یہ تھی کہ ہم اپنا ہی پیٹ بھر کے مطمئن نہ ہو جائیں، بلکہ ہمارے رشتہ داروں، پڑوس یا تعلق داروں میں کوئی آدمی بھوک و پیاس کی تکلیف میں مبتلا ہو تو ہم اس کی بھوک اور پیاس محسوس کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

ایک تیسرا پہلو بھی پیش نظر رہنا بہت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان عموماً اس دنیا میں اپنے عملی رویے میں مقصد اور ضرورت کے درمیان فرق نہیں کر پاتا۔ جو مقاصد ہیں، وہ ان کو نظر انداز کر کے وقتی ضرورتوں کو پورا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہوتا ہے، جیسے کسی انسان کی اولاد بھی ہے اور اس کے پاس جانور بھی ہیں۔ اولاد کو اس انسان کے لیے مقصد کا درجہ حاصل ہے، جب کہ چوپایے اپنی یا اپنی اولاد کی خدمت کے لیے رکھے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو آپ اس کے لیے صدقے کے طور پر اپنا مینڈھا ذبح کر لیں گے۔ لیکن اگر مینڈھا بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی بیماری دور کرنے کے لیے آپ بچے کو ہی ذبح کر ڈالیں تو یہ حماقت کی بات ہے۔ ساری دنیا ہنسے گی کہ اس بے وقوف نے یہ کیا کر دیا۔

ایک مومن جب زندگی جی رہا ہوتا ہے تو وہ خدا کو مقصد کا مقام دے کر اور دنیا کو ضرورت کا مقام دے کر جی

رہا ہوتا ہے۔ وہ ایسی دولت کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا جس سے اس کا خدا اس سے چھوٹ جائے۔ آپ اگر چوری، ڈاکے یا جھوٹ فراڈ اور ملاوٹ سے لاکھوں روپے کے مالک بن سکتے ہوں تو آپ ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے، اس لیے کہ آپ ایسی دولت میں اپنے خدا کی رحمت سے دور اور اس کے غضب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایک مومن کے لیے خدا کے غضب والی دولت پانا ممکن نہیں رہتا۔

ہم سب کو یہ ٹھیک طرح سمجھنا ہو گا کہ دنیا اور خدا جہاں آمنے سامنے ہو جائیں تو اس میں سے ہم نے انتخاب صرف خدا کا ہی کرنا ہے۔ عموماً ہم اس پیٹ و نفس کے لیے خدا کو نظر انداز کر دیتے ہیں، اس کو بھول جاتے ہیں، اس کو فراموش کر دیتے ہیں۔ صبح سے شام تک بس کماتے چلے جائیں گے۔ جھوٹ سچ، جیسے تیسے آیا بس دولت زیادہ کمالی، ہر وقت اسی دھن میں دل و دماغ مصروف رہے گا۔ اور یہ فکر ہی نہیں کہ ہمارا خدا بھی کہیں ہے یا نہیں؟ کمانے کھانے کے ہنگامے میں ہماری نظر خدا کی طرف بھی اٹھتی ہے یا نہیں؟ مومن کماتا اور کھاتا اس لیے ہے کہ اس سے وہ قوت حاصل کر کے بھلائی کے کام کر سکے۔ اس کا مقصد محض دولت کی پوجا نہیں ہوتا۔ وہ پیسوں پر ایمان بیچ نہیں آتا۔ رمضان میں ہم سے یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ اس کھانے پینے کو مقصد کی سطح سے اتار کر محض ضرورت کی سطح تک لے آؤ۔ یہ عملی تجربہ کرو کہ خدا، اس کی رضا اور اس کا حکم تمھارے لیے مقصد کا مقام رکھتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ناجائز چیزوں سے تو بچنا ہی پڑتا ہے، مگر اس کا حکم جب سامنے آجائے تو کھانے پینے اور نفس کے تقاضوں سے بھی رک جانا ہو گا۔ اس کی ترتیب اگر ہم الٹ دیں گے، خدا کی جگہ دنیا ہمارا مرکزی خیال بنا رہے گا تو پھر ہمیں سخت قسم کی ناکامی ہو جائے گی۔

اگر آپ کے سامنے یہ آفر رکھ دی جائے کہ آپ نے عمر بھر کبھی نماز نہیں پڑھنی تو ہم آپ کو دس لاکھ روپے مہینا کے دے دیا کریں گے، تو کیا خیال ہے ہمیں یہ آفر قبول کر لینی چاہیے؟ ہم یہ آفر کسی بھی صورت میں قبول نہیں کریں گے، کیونکہ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہاں جینے کا اصل مقصد کیا ہے اور یہ دولت کتنی قیمتی ہے۔ خدا کی رضا کے سامنے یہ دولت کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے بہت قیمتی جانور ہمارے گھر میں ہو، ہماری اولاد کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، وقت آنے پر ہم جانور کو اس پر قربان کر سکتے ہیں، مگر اولاد کو اس جانور پر قربان نہیں کر سکتے۔

اسی طرح ہم کسی حال میں بھی خدا کی رضا کو نظر انداز کر کے دنیا کا انتخاب نہیں کریں گے۔ ہم اپنے پیٹ و

نفس کی خواہشات کو پیچھے رکھ سکتے ہیں، ہم اپنی بھوک و پیاس کی شدت کو برداشت کر سکتے ہیں، لیکن خدا کی نافرمانی و ناراضی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کو عمر بھر یہ مرکزی مقام دیے رکھنا ضروری ہے، ورنہ دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر انسان خدا کو بھی کھو دیتا ہے۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"